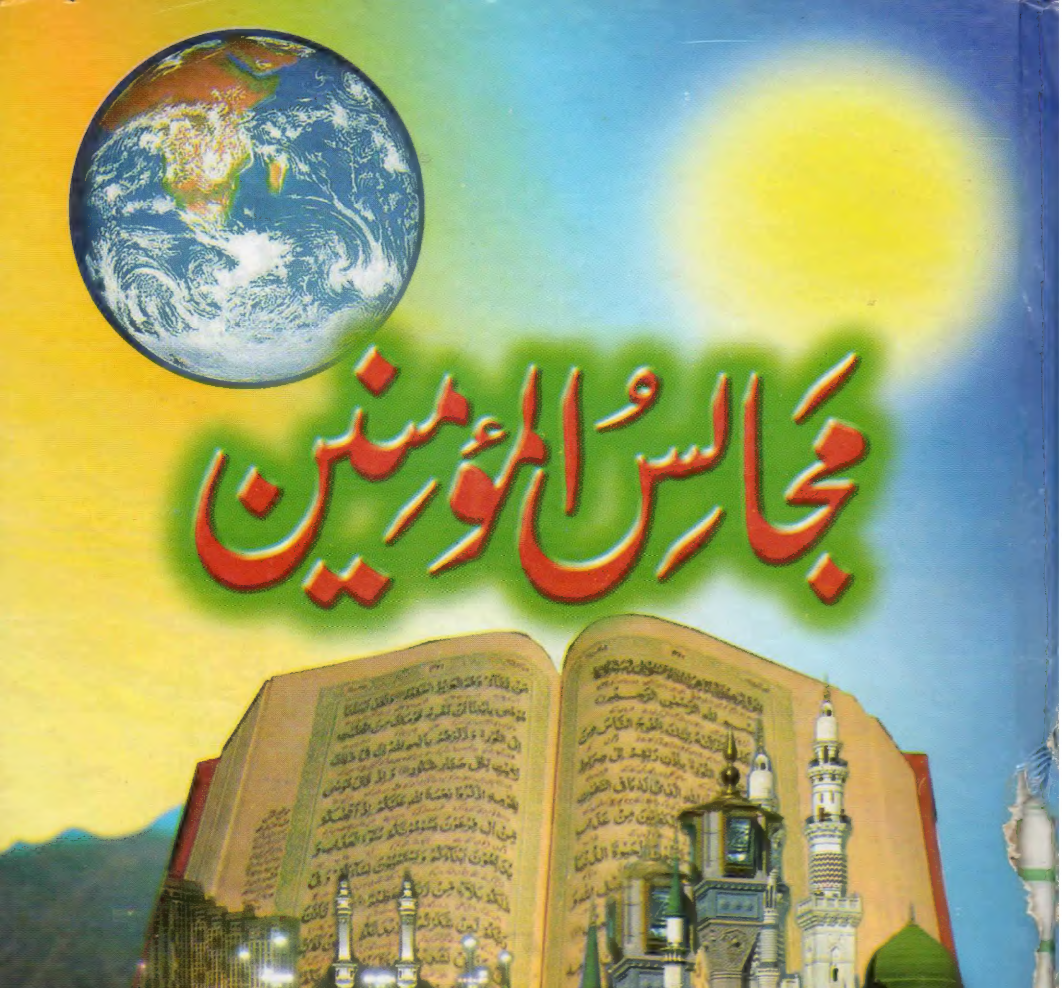

مجالسُ المؤمنین
فرمایا رسولِ خدا نے کہ: "میرے اہلِ بیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پاگیا جو رہ گیا ہلاک ہوا، اور غرق ہوگیا۔" (ارجح المطالب)
تالیف:
شہیدِ ثالث علامہ قاضی نوراللہ شوستری
اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ کامران
علیہم السلام
۱۴ چودہ معصومین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب	:	مجالس المومنین
تالیف	:	شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستریؒ
مترجم	:	محمد حسن جعفری
نظر ثانی	:	اکبر ابن حسن
ناشر	:	اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی
تعداد	:	پانچ سو
طبع	:	اول
ہدیہ	:	-/300 روپے

ISBN-964-481-040-6

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی کاغذی بازار، کھارادر، کراچی 74000
فون نمبر:2431577

بارہ ائمہ پر نص

شیعہ امامیہ جن حضرات کو اپنا امام مانتے ہیں، انہوں نے اپنی مرضی سے انہیں امام منتخب نہیں کیا بلکہ ان کی امامت کا اعلان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے کیا تھا۔

جیسا کہ زین الملت علی بن عبدالحمید حسینی نے شرح مصباح المتھجد میں شیخ مفید رضوان اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ کا فرمان ہے:

۱ — حدثنی جبرائیل عن رب العزۃ انہ قال من علم ان لا الہ الا انا .... الخ

مجھے جبریل امین نے رب العزت کے حوالہ سے خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص یہ جانتا ہو کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے اور علیؑ بن ابی طالب اور اس کی اولاد میں سے باقی ائمہ میری طرف سے مخلوق پر حجت ہیں۔ تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو و درگذر کی وجہ سے اسے دوزخ سے نجات دوں گا اور اس کے لئے اپنے جوار رحمت کو مباح کروں گا اور اسے اپنی طرف سے کرامت کا حق دار بناؤں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اسے اپنے خواص و مقربین میں سے بناؤں گا۔

اگر وہ مجھے پکارے تو میں اسے لبیک کہوں گا اور اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو قبول کروں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے عطا کروں گا اور اگر وہ خاموش رہے تو میں اپنی طرف سے اس پر رحمت کی ابتداء کروں گا۔ اگر اس سے کوئی لغزش سرزد ہو تو میں اس پر رحم کروں گا اور اگر وہ مجھ سے بھاگنے لگے تو میں اسے بلاؤں گا اور اگر وہ میری جانب رجوع کرے تو میں قبول کروں گا اور اگر وہ میرے دروازے پر دستک دے تو میں اس کے لئے اپنا دروازہ کھول دوں گا۔

اور جو شخص یہ گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے یا اگر کوئی شخص میری توحید کی

گواہی دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے یا کوئی شخص میری توحید اور محمدؐ کی رسالت کی گواہی تو دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ علیؑ میرا خلیفہ ہے۔ یا کوئی شخص میری توحید، محمدؐ کی رسالت اور علیؑ کی خلافت کی گواہی تو دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ ائمہ میری طرف سے حجت ہیں، تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو ہلکا سمجھا اور میری آیات اور میری کتابوں کا انکار کیا۔ اگر وہ میرا قصد کرے تو میں اس سے محجوب رہوں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے محروم رکھوں گا۔ اور اگر اس نے مجھے پکارا تو میں اس کی ندا کو نہیں سنوں گا اور اگر اس نے مجھ سے دعا کی تو میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا اور اگر اس نے مجھ سے امید وابستہ کی تو میں اسے مایوس کروں گا۔ میری طرف سے اس کی یہی جزا ہے اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا:

یا رسولؐ اللہ! علی بن ابی طالبؑ کی نسل میں سے امام کون ہوں گے؟

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جوانان جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ پھر اپنے زمانہ کا زین العابدین علی بن حسینؑ پھر علم کو شگافتہ کرنے والا محمد بن علی اور جابر عنقریب تو اس سے ملاقات کرے گا اور تیری اس سے ملاقات ہو تو اسے میرا اسلام پہنچانا۔

پھر جعفر صادق بن محمدؑ پھر موسیٰ کاظم بن جعفر پھر علی رضا بن موسیٰؑ پھر محمد تقی بن علیؑ پھر علی نقی بن محمدؑ پھر حسن ذکی بن علیؑ پھر حق کے ساتھ قیام کرنے والا میری امت کا مہدیؑ۔

اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

جابر! یہ میرے خلفاء، میرے پسندیدہ، میرے وارث اور میری عترت ہیں۔ جس نے ان کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میرا انکار کیا اور انہی کے طفیل اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے سوائے

بارہ ائمہ پر نص

شیعہ امامیہ جن حضرات کو اپنا امام مانتے ہیں، انہوں نے اپنی مرضی سے انہیں امام منتخب نہیں کیا بلکہ ان کی امامت کا اعلان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے کیا تھا۔

جیسا کہ زین الملت علی بن عبدالحمید حسینی نے شرح مصباح المتہجد میں شیخ مفید رضوان اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ کا فرمان ہے:

۱ – حدثنی جبرائیل عن رب العزة انه قال من علم ان لا اله الا انا .... الخ

مجھے جبریل امین نے رب العزت کے حوالہ سے خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص یہ جانتا ہو کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے اور علیؑ بن ابی طالب اور اس کی اولاد میں سے باقی ائمہ میری طرف سے مخلوق پر حجت ہیں۔ تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو و درگذر کی وجہ سے اسے دوزخ سے نجات دوں گا اور اس کے لئے اپنے جوار رحمت کو مباح کروں گا اور اسے اپنی طرف سے کرامت کا حق دار بناؤں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اسے اپنے خواص و مقربین میں سے بناؤں گا۔

اگر وہ مجھے پکارے تو میں اسے لبیک کہوں گا اور اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو قبول کروں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے عطا کروں گا اور اگر وہ خاموش رہے تو میں اپنی طرف سے اس پر رحمت کی ابتداء کروں گا۔ اگر اس سے کوئی لغزش سرزد ہو تو میں اس پر رحم کروں گا اور اگر وہ مجھ سے بھاگنے لگے تو میں اسے بلاؤں گا اور اگر وہ میری جانب رجوع کرے تو میں قبول کروں گا اور اگر وہ میرے دروازے پر دستک دے تو میں اس کے لئے اپنا دروازہ کھول دوں گا۔

اور جو شخص یہ گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے یا اگر کوئی شخص میری توحید کی

گواہی دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے یا کوئی شخص میری توحید اور محمدؐ کی رسالت کی گواہی تو دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ علیؑ میرا خلیفہ ہے۔ یا کوئی شخص میری توحید، محمدؐ کی رسالت اور علیؑ کی خلافت کی گواہی تو دے لیکن یہ گواہی نہ دے کہ ائمہ میری طرف سے حجت ہیں، تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو ہلکا سمجھا اور میری آیات اور میری کتابوں کا انکار کیا۔ اگر وہ میرا قصد کرے تو میں اس سے محجوب رہوں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے محروم رکھوں گا۔ اور اگر اس نے مجھے پکارا تو میں اس کی ندا کو نہیں سنوں گا اور اگر اس نے مجھ سے دعا کی تو میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا اور اگر اس نے مجھ سے امید وابستہ کی تو میں اسے مایوس کروں گا۔ میری طرف سے اس کی یہی جزا ہے اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا:

یا رسولؐ اللہ! علی بن ابی طالبؑ کی نسل میں سے امام کون ہوں گے؟

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جوانان جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ پھر اپنے زمانہ کا زین العابدین علی بن حسینؑ پھر علم کو شگافتہ کرنے والا محمد بن علی اور جابر عنقریب تو اس سے ملاقات کرے گا اور تیری اس سے ملاقات ہو تو اسے میرا سلام پہنچانا۔

پھر جعفر صادق بن محمدؑ پھر موسیٰ کاظم بن جعفر پھر علی رضا بن موسیٰؑ پھر محمد تقی بن علیؑ پھر علی نقی بن محمدؑ پھر حسن ذکی بن علیؑ پھر حق کے ساتھ قیام کرنے والا میری امت کا مہدیؑ۔

اور اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

جابر! یہ میرے خلفاء، میرے پسندیدہ، میرے وارث اور میری عترت ہیں۔ جس نے ان کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میرا انکار کیا اور انہی کے طفیل اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے سوائے

چنانچہ ارشاد ربانی ہے-

وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل افائن مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاکرین- (آل عمران-۱۴۴)

اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں- کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکرگزاروں کو ان کی جزا دے گا-

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تشبیہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے-

انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا- (المزمل-۱۵)

بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو مثیل موسیٰؑ قرار دیا اور حبیبؐ خدا نے حضرت علیؑ کو مثیل ہارونؑ قرار دیا اور ارشاد فرمایا-

اما ترضی یاعلی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی''

اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی درجہ حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر میرے بعد نبی نہیں آئے گا-

اور اب ملاحظہ فرمائیں کہ تاریخی تسلسل اور عقل و دانش امت موسیٰ کے لئے کیا فیصلہ کرتی ہے-

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا-

جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنے بھائی

حضرت ہارونؑ کو جانشین بنایا اور اللہ نے انہیں تیس کی بجائے چالیس راتیں ٹھہرنے کا حکم دیا تو امت موسیٰؑ کی اکثریت مرتد ہوگئی اور خدائے واحد کو چھوڑ کر سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی پرستش کرنے لگ گئی-

بادشاہ سلامت! انصاف سے بتائیں جب حضرت موسیٰؑ کی امت ان کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے تو رسول خدا کی امت ان کی وفات کے بعد کیوں نہیں بھٹک سکتی؟

شیخ کا یہ استدلال سن کر سلطان بہت خوش ہوا اور کہنے لگا اس سے بہتر استدلال ممکن ہی نہیں ہے-

دو میں سے غلطی پر کون ہے؟

اس کے بعد شیخ نے فرمایا-

سلطان محترم! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تھا اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صحابہ نے مل جل کر حضرت ابوبکر کو خلیفہ نامزد کیا تھا-

اس عقیدہ ونظریہ کے تحت دو علیحدہ علیحدہ اعمال کی نسبت علیحدہ علیحدہ شخصیات کی جانب کی گئی ہے-

۱- رسول خداؐ کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا-

۲- صحابہ کی سنت ہے خلیفہ بنانا-

اس نظریہ کے حاملین سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ خدارا ہمیں یہ بتائیں کہ رسولؐ خدا نے خلیفہ مقرر نہ کر کے صحیح کیا تھا یا غلط کیا تھا؟

اور

صحابہ نے خلیفہ مقرر کر کے صحیح کیا تھا یا غلط کیا تھا؟

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو غلط کہنا ہرگز درست نہیں ہے- لہٰذا ادب رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان یہ نظریہ رکھیں کہ صحابہ نے سقیفہ میں جو نامزدگی کی تھی وہ سیرت